احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر12

منگل 25مارچ 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 25مارچ 2014ء 23جمادی الاول 1435 ہجری 25/ امان 1393 ہش جلد64-99 نمبر69

دو موتیں

ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
امام قائم کے آگے آگے دو قسم کی موتیں ہوں گی ۔ایک سرخ موت اس سے مراد تلوار کی خونریزی ہے اور سفید موت اس سے مراد طاعون ہے ان کے نتیجہ میں ہر 7 میں سے 5 مارے جائیں گے۔

(بحار الانوار جلد52 صفحہ 207 باب علامات ظہورہ از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی طبع سوم 1983ء)

حضرت مسیح موعود کی صداقت اور آپ کے حق میں خدائی نشانات کا تذکرہ۔معرفت الٰہی سے متعلق حضرت مسیح موعود کے ایک اقتباس کی وضاحت

تمام اعمال کا محرک معرفت الٰہی ہے جو اعمال صالحہ کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے

حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے ظاہر ہونے والے بے شمار نشانوں میں سے چند ایک کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 مارچ 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں گزشتہ خطبہ میں بیان معرفت الٰہی کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ایک اقتباس کی مزید وضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ احکام الٰہی پر عمل بغیر معرفت الٰہی کے نہیں ہوسکتا۔علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت دین حق کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔جب تک اللہ تعالیٰ کی صفات جلالی اور جمالی کی نئی سے نئی شان کا فہم وادراک اور معرفت نہ ہو اس وقت تک احکامات پر عمل نہیں ہوسکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی وحدانیت اور صفات جلالی اور جمالی کے مختلف پہلوؤں کا علم ہونا ضروری ہے۔سب اعمال صالحہ کا محرک معرفت الٰہی ہی ہے۔فرمایا کہ بے شک شروع میں یہ معرفت اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کی وجہ سے نیک فطرت لوگوں کو عطا ہوتی ہے مگر پھر یہ معرفت ایمان کی خوبصورتی اور اعمال صالحہ کے بجالانے سے بڑھتی جاتی ہے اور انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں اسے حقیقی دین کا پتہ چلتا ہے اور اس کا سینہ و دل اللہ تعالیٰ کی معرفت سے روشن ہو جاتا ہے۔پس یہ چیز ہے جو ہر مومن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دو دن کے بعد 23 مارچ یوم مسیح موعود کے حوالے سے منایا جائے گا۔جس میں اس دن کی مناسبت سے مربیان وعلماء حضرت مسیح موعود کی سیرت اور آپ کے ساتھ الٰہی نصرت اور الٰہی تائیدات اور نشانات ومعجزات کا ذکر کریں گے۔اتفاق سے آج کے خطبہ میں بھی اسی مضمون کے حوالے سے ذکر ہو رہا ہے۔فرمایا کہ اس موقع پر قادیان سے بھی عربی زبان میں یوم مسیح موعود کے حوالے سے تین روزہ ایک پروگرام ایم ٹی اے پر لائیو نشر کیا جا رہا ہے۔ ہمارے ایک عرب دوست وہاں گئے ہوئے ہیں جو وہاں سے اس دن کی اہمیت یا اس مضمون کی اہمیت کے بارے میں بیان کریں گے۔امید ہے کہ اتوار کے روز میں بھی اس میں اپنا پیغام دوں گا۔احباب اس سے بھی استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی آمد وصداقت اور آپ کے حق میں الٰہی تائیدات اور نشانات پر مشتمل حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ارشادات بیان فرمائے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی آپ کی آمد اور صداقت سے متعلق رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج گرہن کے عظیم الشان نشان کی وضاحت فرمائی۔الہام الیس اللہ میں خدائی نصرت وتائید کا ذکر فرمایا۔ پھر جماعت کی ترقی کی نسبت براہین احمدیہ میں درج پیشگوئی کی صداقت اور اس کا پورا ہونا ایک نشان بیان فرمایا۔فرمایا یہ پیشگوئی جماعت احمدیہ کے قیام سے بہت پہلے کی ہے اور آج جماعت احمدیہ کا دنیا کے 204 ممالک میں قائم ہو جانا، کروڑہا لوگوں کا احمدیت میں داخل ہونا اور پھر دنیا کے ہر کونے میں ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچ جانا اس پیشگوئی کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح ظاہر کر رہا ہے۔ پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ہی الفاظ میں براہین احمدیہ میں درج پیشگوئی **یعصمک اللّٰہ** کی صداقت بیان فرمائی۔حضور انور نے ایک مخالف کی ہلاکت کے نشان کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کو علم کے میدان میں فصاحت وبلاغت عطا کئے جانے کے بارے میں پیشگوئی بیان فرمائی جس میں حضور انور نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے مضمون پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔

حضرت مسیح موعود مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باوجود تمہاری مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں چھوڑا اور ہر میدان میں میرا حامی رہا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بے کس تھا اس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اس نے عزت کے ساتھ مجھے شہرت دی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا اور وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔ پس تم خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور یہ حق کو پہچاننے والے بنیں۔حضور انور نے آخر پر پاکستان شام اور مصر میں احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔حضور انور نے مکرمہ لطیفہ الیاس صاحبہ افریقن امریکن احمدی خاتون کی وفات پر مرحومہ کی خدمات اور ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

دو نوافل روزانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
’’ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں......اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر وتوسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

خطبہ جمعہ

تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے ہمیں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔ محبت، پیار اور اخوت کو بڑھانے کی ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کا مددگار بننے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے

عملی اصلاح کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کی گہری فکر اور آپ کی پُر درد نصائح کا تذکرہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک الہام پر اعتراض کا جواب حضور کی بیان فرمودہ تشریحات کی روشنی میں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 فروری 2014ء بمطابق 7 تبلیغ 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

راہ ہدیٰ پروگرام جو ہر ہفتے کو ایم ٹی اے پر شام کے وقت آتا ہے جس میں مختلف موضوعات پر ہمارے علماء اور مربیان بات چیت کرتے ہیں اور لائیو کالز کے ذریعہ سے سوال جواب بھی ہوتے ہیں جس میں غیر از جماعت احباب بھی سوال کرتے ہیں۔

گزشتہ ہفتے کے پروگرام کا کچھ حصہ دیکھنے کا مجھے موقع ملا تو اُس وقت ایک غیر از جماعت کا سوال پیش ہو رہا تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود کے ایک الہام کے حوالے سے یہ سوال کر رہے تھے، بلکہ ایک رنگ میں اعتراض ہی تھا۔ تمہید بھی اس طرح باندھی کہ قرآنِ کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے، بعد اس کے احادیث ہیں پھر اسی طرح بزرگوں کا کلام ہے۔ اُن سب کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اُن میں آپس میں ربط نظر آتا ہے لیکن یہ الہام پیش کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اس میں ربط نہیں یا ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ بہر حال ایک اعتراض کا رنگ تھا، اور اگر اُن کی نیت اعتراض کی نہیں بھی تھی تو سوال کی ٹون (Tone) ایسی تھی کہ لگتا تھا اعتراض ہے۔

الہام یہ تھا کہ ’’دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ ....‘‘ پھر آگے انگریزی کا حصہ ہے، ’’دن وِل یو گوٹو امرت سر‘‘ (Then will you go to Amritsar)۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 559۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اس کا جواب تو اپنے انداز میں جواب دینے والوں نے مختصراً دیا۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کی تفصیل جو حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہے، وہ بتانی ضروری ہے۔ کیونکہ شاید دوسرے معترضین بھی اور کم علم بھی یا کم علم رکھنے والے ہمارے نوجوان سوال کرنے والے کے انداز سے متاثر ہوں یا پھر تفصیل چاہتے ہوں۔ راہِ ہدیٰ پروگرام میں اس طرح کے اور سوال بھی غیر از جماعت جو افراد ہیں کرتے رہتے ہیں جس کا بعض دفعہ اُسی وقت علماء جواب دے دیتے ہیں، بعض دفعہ اگر جواب تفصیل چاہتا ہو تو اگلے پروگرام میں دیا جاتا ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ جو اعتراض اور سوال اُٹھتے ہیں اُن میں سے ہر ایک کا اپنے خطبات میں جواب دینا شروع کر دوں۔ تاہم اس کی تفصیل مَیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ گزشتہ جمعوں میں جو خطبات کا سلسلہ جاری تھا اُن میں مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے نشانات اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمارے ایمان میں اضافے اور غیروں کے منہ بند کرنے کے لئے اس قدر تعداد میں موجود ہیں کہ شاید اس کا عشرِ عشیر بھی غیروں کے پاس نہ ہو۔ جس بات کو یا الہام کو ان صاحب نے ہنسی کا نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے، وہ بات حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ میں اپنے نشان کے طور پر پیش فرمائی ہے۔ اسی طرح تذکرہ میں بھی اس کا ذکر ہے اور کافی تفصیل سے ذکر ہے۔

بہر حال سوال کرنے والے کے سوال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اُس نے جو سوال یا اعتراض ہے وہ کم از کم ’’تذکرہ‘‘ پڑھ کر کیا ہے۔ لیکن سیاق و سباق یا پڑھا ہے یا جان بوجھ کر اُس میں اُس کو ذکر نہیں کیا تا کہ الجھن میں ڈالا جائے۔ براہینِ احمدیہ میں بھی اسی طرح ہے۔ تقریباً یہی مضمون ہے اور وہ بہر حال انہوں نے نہیں پڑھی ہوگی۔ کیونکہ وہ تو ایسی کتاب ہے جو بڑی توجہ سے پڑھنے کی ضرورت ہے اور میرا نہیں خیال کہ ان میں یہ صلاحیت ہو۔ بہر حال اصل حوالہ پیش ہے۔ یہ 1882ء کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’کچھ عرصہ گزرا ہے کہ ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی۔ جس ضرورت کا ہمارے اس جگہ کے آریہ ہم نشینوں کو بخوبی علم تھا......۔ اس لئے بلا اختیار دل میں اس خواہش نے جوش مارا کہ مشکل کشائی کے لئے حضرتِ احدیت میں دعا کی جائے تا اس دعا کی قبولیت سے ایک تو اپنی مشکل حل ہو جائے اور دوسری مخالفین کے لئے تائید الٰہی کا نشان پیدا ہو۔ ایسا نشان کہ اس کی سچائی پر وہ لوگ گواہ ہو جائیں۔ سو اسی دن دعا کی گئی اور خدائے تعالیٰ سے یہ مانگا گیا کہ وہ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے۔ تب یہ الہام ہوا۔ ’’دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ ......۔ دن وِل یُو گوٹُو امرت سر۔ (Then will you go to Amritsar)۔ (حضرت مسیح موعود نے خود ہی تشریح فرمائی) یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا۔ خدا کی مدد نزدیک ہے۔ اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دُم اٹھاتی ہے تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مددِ الٰہی بھی قریب ہے۔ اور پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔ تو جیسا اس پیشگوئی میں فرمایا تھا ایسا ہی ہندوؤں یعنی آریوں مذکورۂ بالا کے رُوبرو وقوع میں آیا۔ یعنی حسب منشاء پیشگوئی دس دن تک ایک خرمہرہ نہ آیا‘‘ (یعنی ایک کوڑی بھی نہ آئی) ’’اور دس دن کے بعد یعنی گیارھویں روز محمد افضل خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپیہ بھیجے اور بیست روپیہ (بیس روپے) ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری ہو گیا جس کی امید نہ تھی۔ اور اسی روز کہ جب دس دن کے گزرنے کے بعد محمد افضل خان صاحب وغیرہ کا روپیہ آیا۔ امرتسر بھی جانا پڑا۔ کیونکہ عدالتِ خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے اس عاجز کے نام اسی روز ایک سمن آ گیا۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 561-559۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

تو یہ تھا اس الہام کا پورا حصہ اور اس کی background۔ اس کے آگے پھر ایک جگہ ایک اور حوالے سے حضرت مسیح موعود نے مزید وضاحت بھی فرمائی ہے جس میں اس کے علاوہ ایک اور نشان کا بھی اظہار ہے۔ فرمایا کہ:

’’کچھ عرصہ ہوا۔...... ایک صاحب نور احمد نامی جو حافظ اور حاجی بھی ہیں بلکہ شاید کچھ عربی دان بھی ہیں اور واعظ قرآن ہیں اور خاص امرتسر میں رہتے ہیں، اتفاقاً اپنی درویشانہ حالت میں سیر کرتے کرتے یہاں بھی آ گئے۔...... چونکہ وہ ہمارے ہی یہاں ٹھہرے اور اس عاجز پر انہوں نے خود آپ ہی یہ غلط رائے جو الہام کے بارہ میں اُن کے دل میں تھی، مدعیانہ طور پر ظاہر بھی کر دی۔ اس لئے دل میں بہت رنج گزرا‘‘۔

غلط رائے کا جو حوالہ ہے وہ یہ ہے کہ اُن کے ایک استاد مولوی صاحب تھے جن کے نام کا بھی حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ میں ذکر کیا ہوا ہے وہ یہ کہا کرتے تھے کہ اُنہیں الہامِ اولیاء اللہ کے بارے میں شک تھا۔ تو یہ نور احمد صاحب بھی اُن سے متاثر تھے۔ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود فرما رہے ہیں کہ الہام کے بارے میں اُن کو کچھ شکوک تھے۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’ہر چند معقولی طور پر سمجھایا گیا، کچھ اثر مترتب نہ ہوا‘‘۔ (کوئی اثر نہ ہوا)۔ ’’آخر توجہ اِلی اللہ تک نوبت پہنچی‘‘۔ (پھر یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے)۔ اور اُن کو قبل از ظہورِ پیشگوئی بتلایا گیا کہ خداوند کریم کی حضرت میں دعا کی جائے گی۔ کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعا بپایۂ اجابت پہنچ کر کوئی ایسی پیشگوئی خداوند کریم ظاہر فرماوے جس کو تم بچشمِ خود دیکھ جاؤ۔ سو اُس رات اِس مطلب کے لئے قادرِ مطلق کی جناب میں دعا کی گئی۔ علی الصباح بنظرِ کشفی ایک خط دکھلایا گیا‘‘ (کشفی حالت میں ایک خط دکھلایا گیا) ’’جو ایک شخص نے ڈاک میں بھیجا ہے۔ اس خط پر انگریزی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ آئی ایم کوئرلر (I am quarreler)۔ اور عربی میں یہ لکھا ہوا ہے۔ ھٰذَا...... اور یہی الہام حکایتاً عن الکاتب القا کیا گیا اور پھر وہ حالت جاتی رہی۔ چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا، اِس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر‘‘، (یعنی وہی شخص جن کو کچھ شکوک تھے کہ اولیاء اللہ کے الہامات جو ہیں یہ باتیں ہی ہیں، کہتے ہیں اُن کو کشف اور الہام کی اطلاع دے کر) ’’اور اس آنے والے خط سے مطلع کر کے پھر اسی وقت ایک انگریزی خوان سے اس انگریزی فقرہ کے معنے دریافت کئے گئے تو معلوم ہوا کہ اُس کے یہ معنے ہیں کہ مَیں جھگڑنے والا ہوں۔ سو اس مختصر فقرہ سے یقیناً یہ معلوم ہو گیا کہ کسی جھگڑے کے متعلق کوئی خط آنے والا ہے اور ھٰذَا شَاہِدٌ نَزَّاغٌ۔ کہ جو کاتب کی طرف سے دوسرا اُفق فقرہ لکھا ہوا دیکھا تھا اُس کے یہ معنے کھلے کہ کاسِ خط نے کسی مقدمہ کی شہادت کے بارہ میں وہ خط لکھا ہے۔ اُس دن حافظ نور احمد صاحب بباعث بارش باران امرتسر جانے سے روکے گئے‘‘۔ (انہوں نے جانا تھا، سفر کرنا تھا لیکن بارش کی وجہ سے نہ جا سکے) ’’اور در حقیقت ایک سماوی سبب سے اُن کا روکا جانا بھی قبولیت دعا کی ایک خبر تھی تا وہ جیسا کہ اُن کے لئے خدائے تعالیٰ سے درخواست کی گئی تھی، پیشگوئی کے ظہور کو بچشمِ خود دیکھ لیں۔ غرض اس تمام پیشگوئی کا مضمون اُن کو سنا دیا گیا۔ شام کو اُن کے رُوبرو پادری رجب علی صاحب مہتمم و مالک مطبع سفیر ہند کا ایک خط رجسٹری شدہ امرتسر سے آیا جس سے معلوم ہوا کہ پادری صاحب نے اپنے کاتب پر جو اِسی کتاب کا کاتب ہے عدالتِ خفیفہ میں نالش کی ہے اور اِس عاجز کو ایک واقعہ کا گواہ ٹھہرایا ہے۔ اور ساتھ اُس کے ایک سرکاری سمن بھی آیا اور اس خط کے آنے کے بعد وہ فقرہ (-) یعنی ھٰذَا ...... جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ گواہ تباہی ڈالنے والا ہے۔ ان معنوں پر محمول معلوم ہوا کہ مہتمم مطبع سفیر ہند کے دل میں بہ یقین کامل یہ مرکوز تھا کہ اس عاجز کی شہادت جو ٹھیک ٹھیک اور مطابق واقعہ ہو گی، بباعث وثاقت اور صداقت اور نیز بااعتبار اور قابلِ قدر ہونے کی وجہ سے فریقِ ثانی پر تباہی ڈالے گی‘‘۔ (یعنی کہ اس کی سچائی بھی اور اس کی value، قدر بھی اس کی ہو گی اور ٹھوس بھی ہو گی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود کا جو بیان ہے اس کی ہر لحاظ سے ایک اہمیت ہو گی اور اس اہمیت کی وجہ سے اُس کا خیال تھا کہ یہ دوسرے فریق پر تباہی ڈالے گی) ’’اور اسی نیت سے مہتمم مذکور نے اس عاجز کو ادائے شہادت کے لئے تکلیف بھی دی اور سمن جاری کرایا۔ اور اتفاق ایسا ہوا کہ جس دن یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور امرتسر جانے کا سفر پیش آیا وہی دن پہلی پیشگوئی کے پورے ہونے کا دن تھا۔ سو وہ پہلی پیشگوئی بھی میاں نور احمد صاحب کے رُوبرو پوری ہو گئی۔ یعنی اُسی دن جو دس دن کے بعد کا دن تھا، روپیہ آ گیا اور امرتسر بھی جانا پڑا۔ فالحمد للہ علی ذالك۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 562 تا 565۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

آج میں نشانات کے حوالے سے اتنا ہی ذکر کرنا چاہتا تھا اور وہ جیسا کہ مَیں نے بتایا راہ ہدیٰ پروگرام میں ایک سوال کی وجہ سے اس کا ذکر ہوا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ نشانات کا ذکر ہو گا۔

اس کے بعد میں حضرت مسیح موعود کی اپنی جماعت کی عملی حالت کے بارے میں فکر کے حوالے سے آپ کے بعض حوالے پیش کروں گا۔ اس سے پہلے کہ میں آپ کی نصائح اور توقعات بیان کروں، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کی سیرت میں جو ایک واقعہ درج فرمایا ہے، وہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر یہ بھی فضل اور احسان ہے کہ جب خلیفۂ وقت کی کسی مضمون کی طرف توجہ ہوتی ہے تو وہ اگر اصلاحی پہلو ہے تو جماعت کا بڑا حصہ اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اس کا اندازہ مجھے خطوط سے بھی ہو رہا ہے اور پھر بعض مددگار جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کو عطا فرمائے ہوئے ہیں، وہ بھی اپنی یادداشت کے مطابق بعض حوالے نکال کر بھیج دیتے ہیں۔ چاہے یہ حوالے پہلے پڑھے ہوں لیکن نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ تو سیرت کا جو حوالہ ہے جب مَیں پڑھوں گا تو اس میں حضرت مسیح موعود نے اپنی فکر کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ بھی ہمارے ایک مربی صاحب نے مجھے بھیجا کہ آپ خطبات میں عملی اصلاح کی اہمیت کے بارے میں بتا رہے ہیں، تو ایک حوالہ حضرت مسیح موعود کا بھی پیش ہے جو اس فکر کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا یہ حوالہ جو سیرت میں بیان کیا گیا ہے یوں ہے کہ:

’’بیان کیا مجھ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے کہ ایک دفعہ کسی کام کے متعلق میر صاحب یعنی میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کا اختلاف ہو گیا۔ میر صاحب نے ناراض ہو کر اندر حضرت صاحب کو جا اطلاع دی (کہ اس طرح اختلاف ہو گیا، غصے کا اظہار کیا۔) مولوی محمد علی صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) سے عرض کیا کہ ہم لوگ یہاں حضور کی خاطر آئے ہیں کہ تا حضور کی خدمت میں رہ کر کوئی خدمت دین کا موقع مل سکے۔ لیکن اگر حضور تک ہماری شکایتیں اس طرح پہنچیں گی تو حضور بھی انسان ہیں، ممکن ہے کسی وقت حضور کے دل میں ہماری طرف سے کوئی بات پیدا ہو تو اس صورت میں ہمیں بجائے قادیان آنے کا فائدہ ہونے کے اُلٹا نقصان ہو جائے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میر صاحب نے مجھ سے کچھ کہا تو تھا مگر مَیں اُس وقت اپنے فکروں میں اتنا محو تھا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میر صاحب نے کیا کہا اور کیا نہیں کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ چند دن سے ایک خیال میرے دماغ میں اس زور کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے کہ اس نے دوسری باتوں سے مجھے بالکل محو کر دیا ہے۔ (یہ بڑے غور سے سننے والی بات ہے) بس ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے وہی خیال میرے سامنے رہتا ہے۔ میں باہر لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہوں اور کوئی شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اُس وقت بھی میرے دماغ میں وہی خیال چکر لگا رہا ہوتا ہے۔ وہ شخص سمجھتا ہو گا کہ میں اُس کی بات سن رہا ہوں مگر میں اپنے اس خیال میں محو ہوتا ہوں۔ جب میں گھر جاتا ہوں تو وہاں بھی وہی خیال میرے ساتھ ہوتا ہے۔ غرض ان دنوں یہ خیال اس زور کے ساتھ میرے دماغ پر غلبہ پائے ہوئے ہے کہ کسی اور خیال کی گنجائش نہیں رہی۔ وہ خیال کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ (میرے آنے کی اصل غرض کیا ہے؟) میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت تیار ہو جاوے جو سچی مومن ہو اور خدا پر حقیقی ایمان لائے اور اُس کے ساتھ حقیقی تعلق رکھے اور (دین حق) کو اپنا شعار بنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر کاربند ہو اور اصلاح و تقویٰ کے رستے پر چلے اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ قائم کرے، تا پھر ایسی جماعت کے ذریعہ دنیا ہدایت پاوے اور خدا کا منشاء پورا ہو۔ پس اگر یہ غرض پوری نہیں ہوتی تو اگر دلائل و براہین سے ہم نے

دشمن پر غلبہ بھی پالیا اور اُس کو پوری طرح زیر بھی کر لیا (یعنی فتح کر لیا) تو پھر بھی ہماری فتح کوئی فتح نہیں۔ کیونکہ اگر ہماری بعثت کی اصل غرض پوری نہ ہوئی تو گویا ہمارا سارا کام رائیگاں گیا۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ دلائل اور براہین کی فتح کے تو نمایاں طور پر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور دشمن بھی اپنی کمزوری محسوس کرنے لگا ہے لیکن جو ہماری بعثت کی اصل غرض ہے، اس کے متعلق ابھی تک جماعت میں بہت کمی ہے اور بڑی توجہ کی ضرورت ہے۔ پس یہ خیال ہے جو مجھے آج کل کھا رہا ہے اور یہ اس قدر غالب ہو رہا ہے کہ کسی وقت بھی مجھے نہیں چھوڑتا۔‘‘

(سیرت المہدی مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جلد 1 حصہ اول صفحہ 236-235 روایت نمبر 258)

پس یہ درد ہے جس نے آپ کو بے چین کر دیا تھا۔ مختلف وقتوں میں آپ نے جماعت کو نصائح فرمائیں کہ احمدی کو کیسا ہونا چاہئے۔ دوسری کتابوں کے علاوہ ملفوظات جو آپ کی مجالس کی مختصراً رپورٹس ہوتی تھیں، تفصیلی نہیں، اُس کی بھی دس جلدیں ہیں۔ اور ان دسوں میں سے کسی جلد کو بھی آپ لے لیں، اس میں آپ نے جماعت سے توقعات اور جماعت کو نصائح، عملی حالتوں کی تبدیلی کا یہ مضمون مختلف حوالوں اور مختلف زاویوں سے ہر جگہ، ہر مجلس میں بیان فرمایا ہوا ہے۔ ان میں سے چند ایک اس وقت میں پیش کرتا ہوں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (مومنوں) کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو‘‘۔ (اب ہمیں یہ دیکھنے کی، جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کتنے ہیں جو ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرتے ہیں) ’’اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔‘‘

فرمایا: ’’میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً ...... (آل عمران:104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔......‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’......یاد رکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہو گی۔ وہ ضرور ہو گی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔...... ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ حوالہ ہم پہلے بھی کئی دفعہ سنتے ہیں، پڑھتے ہیں لیکن اُس حوالے کے ساتھ ملا کر دیکھیں جس میں آپ نے درد کا اظہار کیا ہے کہ کئی دن سے مجھے اور کسی چیز کا ہوش ہی نہیں سوائے اس بات کے کہ جماعت کی عملی اصلاح ہو جائے، تو پھر ایک خاص فکر پیدا ہوتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ کس وقت کوئی آدمی سچا مومن کہلا سکتا ہے؟ فرمایا کہ:

’’مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدّم نہ ہو جاوے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے، اس وقت تک کوئی سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو عرفِ عام کے طور پر مومن یا (۔) ہے۔ جیسے چوہڑے کو بھی مُصلّی یا مومن کہہ دیتے ہیں۔ (مومن) وہی ہے جو اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ (البقرۃ:113) کا مصداق ہو گیا ہو۔ وَجْہٌ منہ کو کہتے ہیں مگر اس کا اطلاق ذات اور وجود پر بھی ہوتا ہے۔ پس جس نے ساری طاقتیں اللہ کے حضور رکھ دی ہوں وہی سچا (مومن) کہلانے کا مستحق ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک مسلمان نے کسی یہودی کو دعوت اسلام کی کہ تو مسلمان ہو جا۔ مسلمان وہ دعوت اسلام دینے والا جو تھا) خود فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ یہودی نے اس فاسق مسلمان کو کہا کہ تُو پہلے اپنے آپ کو دیکھ اور تُو اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسلام کا مفہوم چاہتا ہے نہ نام اور لفظ۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’......یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: (-) (الصف:4)‘‘۔

پھر فرمایا کہ اگر تم (دین) کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو۔ فرماتے ہیں کہ: ’’صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا۔ (قرآنِ کریم میں آل عمران کی آیت 201 ہے) جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تاکہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گزر کر (دین) کو صدمہ پہنچائے۔ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم (دین) کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصنِ حصین میں آ سکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ (-) کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں‘‘۔ (اور آج جب ہم دیکھتے ہیں تو یہ حالت تو پہلے سے بھی بڑھ کر ہوئی ہوئی ہے) فرمایا کہ ’’اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قُدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے (-) کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور (دین) کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے (-) سے (دین) کو داغ لگتا ہے۔ کوئی (-) شراب پی لیتا ہے تو کہیں قَے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلافِ شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفسِ (دین) تک پہنچتا ہے۔ مجھے ایسی خبریں یا جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے جب مَیں دیکھتا ہوں کہ اس قدر (-) بدعملیوں کی وجہ سے موردِ عتاب ہوئے۔ دل بے قرار ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جو صراطِ مستقیم رکھتے ہیں اپنی بداعتدالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ (دین) پر ہنسی کراتے ہیں......۔ میری غرض اس سے یہ ہے کہ (-) لوگ (-) کہلا کر ان ممنوعات اور منہیات میں مبتلا ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کو بلکہ (-) کو مشکوک کر دیتے ہیں۔ پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنا لو کہ کفار کو بھی تم پر (جو دراصل (-) پر ہوتی ہے) نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہ ملے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 49-48۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آج کل جو اعتراضات ہو رہے ہیں وہ یہی ہو رہے ہیں کہ قرآنِ کریم کی اگر تعلیم یہی ہے تو (-) کے عمل اس کے مطابق کیوں نہیں؟ جہاں جاؤ یہی سوال اُٹھتا ہے اور یہی اعتراض ہوتا ہے۔ اور آج

کل جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے اپنی حالتوں کو بدل کر ان اعتراضوں کو دھونا ہے۔ اس کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آپ شکر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شکر اگر کرنا ہے تو تقویٰ اور طہارت کو اختیار کرنا ہوگا۔ فرمایا کہ:

’’تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ (مومن) کو پوچھنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے‘‘۔ (یہ کوئی شکر گزاری نہیں کہ کوئی پوچھے (-) ہو؟ الحمدللہ ہم (-) ہیں) ’’اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار نے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سررشتہ دار تھا جہاں ایک ہندو اہلکار در پردہ نماز پڑھا کرتا تھا‘‘ (ہندو تھا، (-) ہو گیا لیکن اپنا آپ ظاہر نہیں کیا۔ نمازیں باقاعدہ پڑھتا تھا۔) ’’مگر بظاہر ہندو تھا۔‘‘ جو سررشتہ دار ہے وہ بتانے لگا، جو سرکاری افسر تھا وہ کہنے لگا کہ ’’مَیں اور دیگر دوسرے سارے ہندو اُسے بہت برا جانتے تھے اور ہم سب اہلکاروں نے مل کر ارادہ کرلیا کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں‘‘۔ (نوکری سے فارغ کروائیں) ’’سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی‘‘ (اپنے افسروں کو شکایت کرتا تھا) ’’کہ اس نے یہ غلطی کی ہے۔ اور یہ خلاف ورزی کی ہے۔ مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی‘‘۔ (افسران اس پر کوئی توجہ نہیں دیتے تھے) ’’لیکن ہم نے ارادہ کرلیا ہوا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرادیں گے۔ اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کے لئے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لی تھیں اور مَیں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے رُوبرو پیش کر دیا کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصہ ہو کر اس کو بلا بھی لیتا تھا تو جوں ہی وہ سامنے آجاتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا‘‘۔ (اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا) معمولی طور پر نہایت نرمی سے اُسے فہمائش کر دیتا۔ گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 49۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہے کہ تقویٰ ہو، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر کوئی مشکل جو ہے وہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کوئی کوشش نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہیے کہ ہر بات میں منافع ہوتا ہے۔ دنیا میں دیکھ لو۔ اعلیٰ درجہ کی نباتات سے لے کر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں، جو انسان کے لئے منفعت اور فائدے سے خالی ہو۔ یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کے صفات کے اظلال اور آثار ہیں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کی صفات کے سائے ہیں۔) ’’اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا‘‘۔ (یعنی یہ صفات ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے اگر تعلق پیدا کرلو گے تو کس قدر نفع ہے) ’’اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے۔ اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مَضرّت ہی ہے‘‘۔ (یعنی اس لئے نہیں ہوتا کہ ان کی اصل میں، ان چیزوں کی بنیاد میں ہی نقصان رکھا ہوا ہے۔) ’’نہیں، بلکہ اپنی غلطی اور خطا کاری سے‘‘۔ (نقصان ہوتا ہے) ’’اسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔ دنیا میں تکلیف اٹھانے اور رنج پانے کا یہی راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں اپنی سُوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں‘‘۔ (یہ سوال بھی اکثر لوگ کرتے رہتے ہیں کہ کیوں مصیبتیں آتی ہیں؟ مصیبتیں ہماری اپنی غلطیوں کی وجہ سے آتی ہیں) ’’پس اس صفاتی آنکھ کے ہی روزن سے ہم اللہ تعالیٰ کو رحیم اور کریم اور حد سے زیادہ قیاس سے باہر نافع ہستی پاتے ہیں‘‘۔ (یہی اگر صفاتی آنکھ سے ہم دیکھتے ہیں تو تبھی ہمیں اللہ تعالیٰ کریم اور رحیم نظر آتا ہے اور اُس سے ہر فائدہ پہنچتا ہے۔ اور وہ ہستی نظر آتی ہے جس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے اور پہنچتا ہے) فرمایا ’’اور ان منافع سے زیادہ بہرہ ور وہی ہوتا ہے جو اس کے زیادہ قریب اور نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ اور یہ درجہ ان لوگوں کو ہی ملتا ہے جو متقی کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ پاتے ہیں۔ جوں جوں متقی خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے ایک نور ہدایت اسے ملتا ہے جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے اور جوں جوں دُور ہوتا جاتا ہے ایک تباہ کرنے والی تاریکی اس کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ صُمٌّ بُکْمٌ (-) (البقرۃ:19) کا مصداق ہو کر ذلّت اور تباہی کا مورد بن جاتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل نور اور روشنی سے بہرہ ور انسان اعلیٰ درجہ کی راحت اور عزت پاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ (-) (الفجر:28-29) یعنی اے وہ نفس جو اطمینان یافتہ ہے اور پھر یہ اطمینان خدا کے ساتھ پایا ہے۔ بعض لوگ حکومت سے بظاہر اطمینان اور سیری حاصل کرتے ہیں۔ بعض کی تسکین اور سیری کا موجب ان کا مال اور عزت ہو جاتی ہے۔ اور بعض اپنی خوبصورت اور ہوشیار اولاد و احفاد کو دیکھ دیکھ کر بظاہر مطمئن کہلاتے ہیں‘‘ (اپنے اولاد اور مددگار اور کام کرنے والوں کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ ہم بہت ہیں۔ ہمارے لئے اطمینان ہو گیا) ’’مگر یہ لذّت اور انواع و اقسام کی لذّاتِ دنیا انسان کو سچا اطمینان اور سچی تسلی نہیں دے سکتیں۔ بلکہ ایک قسم کی ناپاک حرص کو پیدا کر کے طلب اور پیاس کو پیدا کرتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح ان کی پیاس نہیں بجھتی یہاں تک کہ ان کو ہلاک کر دیتی ہے‘‘۔ (دنیا دار صرف دنیا کے پیچھے ہی پڑا رہتا ہے۔ آخر ہلاک ہو جاتا ہے) ’’مگر یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وہ نفس جس نے اپنا اطمینان خدا تعالیٰ میں حاصل کیا ہے۔ یہ درجہ بندے کے لئے ممکن ہے۔ اس وقت اس کی خوشحالی باوجود مال و منال کے دنیوی حشمت اور جاہ و جلال کے ہوتے ہوئے بھی خدا ہی میں ہوتی ہے۔ یہ زر و جواہر، یہ دنیا اور اس کے دھندے اُس کی سچی راحت کا موجب نہیں ہوتے۔ پس جب تک انسان خدا تعالیٰ ہی میں راحت اور اطمینان نہیں پاتا وہ نجات نہیں پا سکتا کیونکہ نجات اطمینان ہی کا ایک مترادف لفظ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 70-69۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ نفس مطمئنہ کے بغیر انسان نجات نہیں پا سکتا۔ اس کے بارے میں فرمایا کہ:

’’مَیں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دنیا میں مال و دولت اور دنیا کی جھوٹی لذتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے‘‘۔ (یعنی اولاد بھی اور کام کرنے والے مددگار بھی رکھتے تھے) ’’جب مرنے لگے اور ان کو اس دنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالَم میں جانے کا علم ہوا تو ان پر حسرتیں اور بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا، بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بے قراری کے عالَم میں ڈال دیتا ہے۔ اس لیے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت، ہاں ناجائز اور بے جا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے‘‘۔ (محبت تو ہو سکتی ہے لیکن ناجائز اور بے جا محبت نہیں ہونی چاہئے، اُس میں محو نہیں ہونا چاہئے) ’’اور اکثر اوقات اسی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گزرتا ہے جو اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک دوزخ تیار کر دیتے ہیں۔ اس کو اس بات کا علم نہیں ہوتا جب وہ ان سب سے یکا یک علیحدہ کیا جاتا ہے اس گھڑی کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ تب وہ ایک سخت بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی چیز سے جب محبت ہو تو اس سے جدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اب منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) (الھمزۃ:7-8)۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک حیرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفس مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پا سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 70۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوش نما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے، مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آ کر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑ ہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں ہر روز ذبح ہوتی ہیں پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے، کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ......۔‘‘ فرمایا:

’’......اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 174-175۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہمیشہ نرمی سے سمجھاؤ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوقِ اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔‘‘ پھر فرمایا: ’’مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ (-) (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں، پھر کیوں مصائب اور ابتلا آ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اَور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اَور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنّت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔......‘‘

فرمایا: ’’...... بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات خیرات کی طرح ہی ہے۔......اور یہ حق، حق العباد کا ہے جو فرض ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ نے صوم وصلوٰۃ اپنے لیے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔‘‘

فرمایا: ’’......جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے:......

(المائدۃ:33)۔ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو ......‘‘۔ اگر ہم لوگ اس بات کو بھی سمجھ لیں تو بہت سارے ہمارے لڑائی جھگڑے، رنجشیں، مقدمے سب ختم ہو سکتے ہیں۔

فرمایا: ’’......یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط کرو۔ قطع حقوق معصیت ہے۔......‘‘ جب حقوق کو کاٹو گے، ختم کرو گے تو یہ گناہ ہے۔ فرمایا: ’’...... یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ 270-271۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت (جس سے مخالف بُغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) کو یاد رکھنا چاہیے کہ مَیں اپنے مخالفوں سے باوجود اُن کے بُغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآن شریف کی سچّی تعلیم پر سچّی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بُغض و کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر بھی اس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچّی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا تو وہ یاد رکھے کہ دشمنوں کی اس مراد کو پورا کر دے گا۔ وہ یقیناً ان کے سامنے تباہ ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کا رشتہ نہیں اور وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اولاد جو انبیاء کی اولاد کہلاتی تھی یعنی بنی اسرائیل جن میں کثرت سے نبی اور رسول آئے اور خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کے وہ وارث اور حقدار ٹھہرائے گئے تھے۔ لیکن جب اس کی روحانی حالت بگڑی اور اُس نے راہِ مستقیم کو چھوڑ دیا، سرکشی اور فسق و فجور کو اختیار کیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ ضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ (-) (البقرۃ:62) کی مصداق ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر ٹوٹ پڑا۔...... یہ کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ بنی اسرائیل کی حالت ہر وقت ایک مفید سبق ہے۔ اسی طرح یہ قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے وہ قوم ہے کہ خدا تعالیٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔ لیکن اگر کوئی اس جماعت میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ سے سچّی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی اور کامل اتباع نہیں کرتا وہ چھوٹا ہو یا بڑا کاٹ ڈالا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ ہوگا۔ پس تمہیں چاہیے کہ کامل تبدیلی کرو اور جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ٹھہرو۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ 144-145۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ معیار ہے جو ہم سب نے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کرنی چاہئے۔ تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے ہمیں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔ محبت، پیار اور اخوّت کو بڑھانے کی ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کا مددگار بننے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج مَیں پھر یاد دہانی کے طور پر آپ کو مسلمان ممالک خاص طور پر سیریا یا مصر وغیرہ جہاں فساد ہیں، خاص طور پر شام وہاں بہت زیادہ ظلم ہو رہے ہیں، اُن کے لئے دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں، اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی۔ پاکستان میں احمدیوں پر بہت ظلم ہو رہے ہیں اور ہر طرح سے اُن کو عدمِ تحفظ کا احساس دلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور یہ لوگ جو فتنہ پرداز اور امن برباد کرنے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جلدی اپنی پکڑ میں لے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم مصلح موعود

۞ مکرم عمران سلیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ 38 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 38 جنوبی ضلع سرگودھا کو 20 فروری 2014ء کو جلسہ یوم مصلح موعود منانے کی توفیق ملی جس میں تلاوت قرآن اور نظم کے بعد پیشگوئی کے الفاظ سنانے کے بعد مکرم جاوید اقبال صاحب معلم سلسلہ نے حضرت مصلح موعود کی سیرت پر تقریر کی اور آخر پر مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ خدا تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر کرے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

سکرنڈ ضلع نواب شاہ کی ایک خاتون محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری حفیظ الرحمٰن صاحب مورخہ 7 جنوری 2014ء کو سکرنڈ میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 72 سال وفات پا گئیں۔ سکرنڈ میں نماز جنازہ مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی ضلع نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ 9 جنوری 2014ء کی صبح دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب کینیڈا سے بروقت آ گئے تھے۔ جنہوں نے 5 سال سیرالیون میں واقف ڈاکٹر کی حیثیت سے گزارے۔ مرحومہ جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے والی، مہمان نواز، غریب پرور اجلاسات ونمازوں کی پابند، بچوں کے ساتھ پیار کرنے والی، جماعت کے لئے غیرت اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ حضور کے خطبات باقاعدگی کے ساتھ سننے والی روزانہ قرآن پڑھنے والی اور سادہ مزاج خاتون تھیں۔ آپ کے 4 بیٹے 4 بیٹیاں ہیں۔ آپ کے بیٹوں میں مکرم امجد علی صاحب مینیجر یو بی ایل سکرنڈ، مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب کینیڈا، مکرم جاوید احمد صاحب سکرنڈ اور مکرم ڈاکٹر راشد صاحب نگر پارکر شامل ہیں۔ سارے بچے شادی شدہ اور اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ ان کی وفات کے وقت 21 نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں ہیں۔ مرحومہ کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز ان کے خاوند مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

اعزاز

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

۞ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبہ عزیزہ ماریہ عفت بنت مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے پنجاب یوتھ فیسٹول 2014ء میں شرکت کی اور مقابلہ اردو مباحثہ میں ضلعی، ڈویژنل اور صوبائی سطح پر اول پوزیشن حاصل کی۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ادارے کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور یہ اعزاز نئی کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ولادت

۞ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا و خالہ زاد بھائی مکرم محمد آصف داؤد صاحب ایڈووکیٹ نواب شاہ کو خدا تعالیٰ نے 4 بچیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ سرمد احمد نام تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید نواب شاہ کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باعمر، نیک، صالح اور خاندان کا نام روشن کرنے والا بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شمس الدین التمش صاحب ترکہ مکرمہ نعیمہ ریحانہ صاحبہ)

۞ مکرم شمس الدین التمش صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ محترمہ نعیمہ ریحانہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 9 بلاک نمبر 43 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ مذکورہ پلاٹ میری ہمشیرہ صاحبہ نے اپنی زندگی میں ہی مجھے ہبہ کر دیا تھا جبکہ جملہ ورثاء کو اس ہبہ سے اتفاق نہ ہے۔ لہٰذا جملہ ورثاء کے علاوہ اگر کسی غیر وارث کو اس منتقلی پر اعتراض ہو تو 15 یوم کے اندر تحریراً دارالقضاء کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم شمس الدین التمش صاحب (بھائی)
2۔ مکرم عبدالباری قیوم صاحب (بھائی)
3۔ مکرم رفیق الدین صاحب (بھائی)
4۔ مکرمہ سلیمہ فرزانہ صاحبہ (بہن)
5۔ مکرمہ فضیلہ ریحانہ صاحبہ (بہن)
6۔ مکرمہ وسیمہ صاحبہ (بہن)

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

۞ مکرم ناصر احمد صدیقی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری بیٹی مکرمہ بشریٰ جواد صاحبہ اہلیہ مکرم جواد احمد ڈوگر صاحب انگلینڈ کو مورخہ 12 مارچ 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فواز احمد نام عطا فرمایا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مختار احمد ڈوگر صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی عمر عطا فرمائے نیز نیک، صالح، خادم دین اور خلافت سے محبت کرنے والا بنائے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم رانا وحید احمد صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ سونیا اسلام صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب چک نمبر 84 ج۔ب سرشمیر روڈ فیصل آباد کے ساتھ مبلغ 50 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 16 مارچ 2014ء کو مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

۞ مکرم رانا سعید احمد وسیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم رانا فواد احمد صاحب سڑوعہ آف چک 26 ضلع منڈی بہاؤ الدین کے نکاح کا اعلان مکرمہ طیبہ جاوید صاحبہ بنت مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ کے ساتھ مبلغ 50 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 16 مارچ 2014ء کو مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

جلسہ یوم مصلح موعود

(مجلس نابینا ربوہ)

۞ مکرم محمود احمد ناصر صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 9 مارچ 2014ء کو خلافت لائبریری کے شعبہ میگزین میں مجلس نابینا نے یوم مصلح موعود کا اجلاس زیر صدارت مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد بوقت صبح 10 بجے کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے پس منظر پیشگوئی کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ ایک نظم کے بعد مکرم ریاض احمد خاں صاحب مربی سلسلہ نے 'زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا' اور مہمان خصوصی نے 'علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا نے اعلان کیا کہ جو رکن پیشگوئی کے الفاظ زبانی یاد کرے گا اس کا امتحان 31 مارچ کو لیا جائے گا جو پورے الفاظ یاد کر کے سنائے گا اسے مبلغ ایک ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ کل حاضری 40 تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر کرے۔ آمین

ضرورت مالی

۞ مجلس انصار اللہ پاکستان کو ایک عدد مالی درکار ہے۔ جو حضرات جماعتی خدمت کا شوق رکھتے ہیں اور اس کام کا تجربہ رکھتے ہیں دفتر مجلس انصار اللہ میں اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ سے تصدیق کے بعد دیں۔ فون نمبر 047-6212982 پر رابطہ کریں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

ضرورت گارڈ

۞ ہمارے محلہ کی بیت الذکر کے لئے ایک سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

0343-4714884,0300-9435370

(صدر محلہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ)

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
بال گرنا، بال سفید ہونا، خشکی سکری کیلئے بے حد مفید
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
قیمت 100 روپیہ
0333-6568240

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال
سفوف مغز بنولہ: مادہ کی اصلاح کے لئے
زد جام عشق: مشہور ومعروف گولیاں مکمل اور اصل اجزاء کے ساتھ
کیپسول روح شباب: مردانہ کمزوری دور کر کے شباب رفتہ بحال کرتا ہے
مردانہ طاقت کی بے مثال دوائیں
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

2/اپریل2014ء

12:05 am نور مصطفویؐ
12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 14مارچ2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am پُرکشش آسٹریلیا
2:00 am خدا کے نام پرقتل، دستاویزی پروگرام
3:10 am آداب زندگی
3:35 am براہین احمدیہ
4:05 am سوال وجواب
5:00 am عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am یسرناالقرآن
6:05 am نور مصطفویؐ
6:20 am حضور انور کے ساتھ جاپانی طلباء کی ملاقات
7:05 am خدا کے نام پرقتل
8:15 am پُرکشش آسٹریلیا
8:30 am براہین احمدیہ
9:15 am آداب زندگی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس مجموعہ اشتہارات
11:35 am الترتیل
12:00 pm وقف نو اجتماع 6مئی2012ء
1:00 pm ریئل ٹاک
2:00 pm سوال وجواب 8دسمبر1996ء
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سواحیلی سروس
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس مجموعہ اشتہارات
5:45 pm الترتیل
6:15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6جون2008ء
7:10 pm بنگلہ پروگرام
8:20 pm دینی وفقہی مسائل
9:00 pm کڈز ٹائم
9:30 pm فیتھ میٹرز
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm وقف نو اجتماع 2012ء

3/اپریل2014ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:35 am دینی وفقہی مسائل
2:25 am کڈز ٹائم
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 28مارچ2014ء
4:00 am انتخاب سخن
5:05 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس مجموعہ اشتہارات
6:00 am الترتیل
6:35 am وقف نو اجتماع 2012ء
7:30 am دینی وفقہی مسائل
8:05 am قرآنک آرکیالوجی
8:45 am فیتھ میٹرز
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am یسرناالقرآن
12:00 pm حضور انور کا دورہ سنگاپور
12:50 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm پشتو مذاکرہ
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm یسرناالقرآن
5:55 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 28مارچ2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:35 pm ہجرت
9:10 pm فارسی سروس
9:45 pm ترجمۃ القرآن کلاس
10:50 pm یسرناالقرآن
11:05 pm عالمی خبریں
11:30 pm عربی سروس Live

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

ملٹی لنکس انٹرنیشنل۔کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedex اور DHL کی تیز ترین سروس۔
ریٹس میں حیرت انگیز کمی کے ساتھ رابطہ کریں۔
طالب دعا: نعیم احمد شاہد، قمر احمد محمود
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

خریداران خطبہ نمبر سے گزارش

جن خریداران الفضل خطبہ نمبر کے ذمہ بقایا ہے۔ان کو یاددہانی ارسال کی گئی ہے۔براہ مہربانی اپنا چندہ بذریعہ بینک بنام صدر انجمن احمدیہ ارسال فرماویں یا طاہر مہدی امتیاز احمد کے نام منی آرڈر ارسال فرمائیں۔31 مارچ2014ء کے بعد بقایا جات کی صورت میں مجبوراً خطبہ نمبر بند کردیا جائے گا۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
ایک کنال مکان ریلوے روڈ (سابقہ وڈورلڈ) 11/20 برائے فروخت ہے۔
001-7058357596/001-7058355194
0335-2279477/0333-4214800

وردہ فیبرکس گرمیوں کا تحفہ
لان شرٹ پیس صرف-/220روپے میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

Education Concern
Study Abroad in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.
IELTS
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Salana UK Info
→ Appeal / Reviews
→ Visit / Business Trips
→ Family Settlement
→ Canada Supper Entry (for parents / grand parents)
EC Education Concern
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔عمدہ ماحول
فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ، چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔''فاران سپیشل'' میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔
مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔
فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔مارچ

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:04
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:25

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25مارچ2014ء

1:30 am راہ ہدیٰ
3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30مئی2008ء
6:20 am حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ میں استقبالیہ 11جون2013ء
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30مئی2008ء
12:00 pm گلشن وقف نو
2:00 pm سوال وجواب
11:20 pm گلشن وقف نو

درخواست دعا

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چوہدری الیکٹرک سٹور ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے پھوپھا مکرم عبدالرشید خالد جج صاحب بادامی باغ لاہور کو برین ہیمبرج اور دائیں طرف فالج ہوا ہے۔شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

''داخلہ نرسری کلاسز 2014ء''
الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16فروری 2014ء سے شروع ہوگا۔جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔
جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔
داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفیکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
ادارہ میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی 6214434,6211637

FR-10